یہ شام
تمھارے نام

www.HallaGulla.com

اعتبار سَاجد

انتساب!

دلدار حسین کے نام!

کسی کے نام اپنی صبح، اپنی شام کیا لکھیں
تمہارا نام کافی ہے کسی کا نام کیا لکھیں

Virtual Home
for Real People

http://www.hallagulla.com/urdu/

فہرست

یہ نہیں کہ میری محبتوں کو کبھی خراج نہیں ملا 7
وہ جو تاج ور تھے سبک قدم انہیں شور غل نے اُڑا دیا 7
بھیڑ ہے سر بازار کہیں اور چلیں 8
مال وزر کے کسی انبار سے کیا لینا ہے 8
انہی رسموں سے رواجوں سے بغاوت کی تھی 9
فصل پک جائے تو کیا اس کی حفاظت نہ کریں 10
کہیں گھر بار حائل ہے کہیں سنسار حائل ہے 10
میری راتوں کی راحت دن کا اطمینان لے جانا 11
کوئی رقعہ نہ لفافے میں کلی چھوڑ گیا 12
تو کیا تم اتنی ظالم ہو؟ 13
یہ ٹھیک ہے کہ بہت وحشتیں بھی ٹھیک نہیں 13
پھول تھے رنگ تھے لمحوں کی صباحت ہم تھے 14
اب اس کو وہ بھولی باتیں یاد دلانا ٹھیک نہیں 15
کھو چکے ہیں جس کو وہ جاگیر لے 15
مجھے کیا خبر تھی سچ مچ یہ سمے گذر رہا ہے 16
نہ دوائیں پر اثر ہیں نہ دعائیں کیا بتائیں 17
کئی رت کی وحشت کا خراج مانگتی ہے 18
ذرا ٹھہر و دعا کے ساتھ انعام لے جانا 18
صبح بخیر 19
ہونٹوں کے دو پھول رکھے تھے اس نے جب پیشانی پر 20
ویسا چاند نہ مانگو 20
چاندنی رات میں ہوا کا جھونکا ٹکرایا چوباروں سے 21
آخر ہم نے کب دینے والے کا رزق حلال کیا 22
بہت گہرا ہے اپنا تاجرانہ پیار آپس میں 23

گر، یہی تلخی یہی تکرار بڑھتی جائے گی	24
رستے کا انتخاب ضروری سا ہو گیا	25
میں نے راتوں کو بہت سوچا ہے تم بھی سوچنا	25
مشکل یہ آ پڑی تھی ہمارے بناہ میں	26
جانے کس چاہ کے کس پیار کے گن گاتے ہو	27
مگن کس دھن میں اپنے آپ کو دن رات رکھتا ہے	28
زاجاً مختلف ہیں چارہ گر جو ہیں میسر	28
چھوٹے چھوٹے کئی بے فیض مفادات کے ساتھ	29
اختلاف اس سے اگر ہے تو اسی بات پہ ہے	30
ایک شعر	30
کسی کا نام سنتے ہی لرز اٹھتے ہیں لب اس کے	30
ہمارا حال کچھ یوں ہے ترے دربان کے آگے	31
ایک لڑکی	32
مجھے ملنے جب آیا ساتھ پہردار لے آیا	33
بالکونیاں	34
رویے اور فقرے ان کے پہلو دار ہوتے ہیں	34
ان کی خوشی کی خاطر	35
کبھی صحرا میں دریا چاہتے ہو	35
یہ تو ہم کہتے نہیں، سایۂ ظلمت کم ہے	36
SONU!DONT CRY	37
مجھے سارے رنج قبول ہیں اسی ایک شخص کے پیار میں	38
ہوتی ہیں جیسی خواب میں وہ ایسی عورت ہی نہیں	38
رشتے کا انٹرویو	39
فقط کی محبت کیا کرے گی	41
نری خوش فہمیاں ہوتی ہیں یکسر کب بدلتا ہے	42

امانت 42

وہ یکسر مختلف ہے منفرد پہچان رکھتا ہے 43

ہوا کے سامنے 43

ہیں دھوپ کے نیزے بھی جعلی اشجار بھی یونہی لگتے ہیں 44

آواز (ایک شعر) 44

کسی کے ہجر میں گر ہم بھی مر لیتے تو کیا لیتے 44

سنگ مرمر کی طرح سرد نہیں لگتے ہیں 45

یہ حسیں لوگ ہیں تو ان کی مروت پہ نہ جا 46

تم سے پہلے بھی 47

تمھیں خیال ذات ہے شعور ذات ہی نہیں 47

ہم مر گئے کہ پیاس میں پانی نہیں ملا 48

ہم کو کیا اپنے خریدار میسر آتے 49

چھوٹے چھوٹے سے مفادات لیئے پھرتے ہیں 50

نہ گمان موت کا ہے نہ خیال زندگی کا 50

کوئی بھیڑ جیسی یہ بھیڑ ہے کسی دوسرے کا پتا نہیں 51

ایک شعر 52

یہ شعر کی دیوی ہے بہروپ تو دھارے گی 52

آخر شب کا انتظار 53

گھر کی دہلیز سے بازار میں مت آجانا 53

نہ اب وہ گھر کے مکیں ہیں نہ بام و در ویسے 54

جلتے فانوس کی روشنی چھن گئی 55

آنگن میں ستاروں کی سجانے کے یہ دن تھے! 56

مجھے وہ کنج تنہائی سے آخر کب نکالے گا 56

تری طرح کوئی بھی غمگسار ہو نہیں سکا 57

ترسیدہ 58

نکل کر قصرے تیرے ٹھکانہ ڈھونڈ ہی لیتا 58

نہیں 59

کبھی کسی شجر کی اوٹ میں کبھی کھنڈر میں ہے 59

بھری محفل میں تنہائی کا عالم ڈھونڈ لیتا ہوں 60

اکیلی رات 60

یہ موسم کاغذی پھولوں سے ٹالا جا رہا ہے 61

اگر 62

ابھی آگ پوری جلی نہیں ابھی شعلے اونچے اٹھے نہیں 62

جسے آنسوؤں سے مٹائیں ہم جسے دوسروں سے چھپائیں ہم 63

☆

کیا ضروری ہے کہ ہاتھوں میں ترا ہاتھ بھی ہو
چند یادوں کی رفاقت ہی بہت کافی ہے

لوٹ چلتے ہیں اسی پل سے گھروں کی جانب
یہ تھکن اتنی مسافت ہی بہت کا فی ہے

☆

یونہی تنہا تنہا نہ خاک اُڑا، مری جان میرے قریب آ
میں بھی خستہ دل ہوں تری طرح مری مان میرے قریب آ

میں سمندروں کی ہوا نہیں کہ تجھے دکھائی نہ دے سکوں
کوئی بھولا بسرا خیال ہوں نہ گمان میرے قریب آ

نہ چھپا کہ زخم وفا ہے کیا' تری آرزوں کی کتھا ہے کیا
تری چارہ گر نہ یہ زندگی نہ جہان میرے قریب آ

تجھے ایسے ویسوں کی دوستی نے بہت خراب وخجل کیا
کسی جھوٹ کی یہ نقاب رُخ پہ نہ تان میرے قریب آ

جو نکل سکے تو نکال لے کوئی وقت اپنے لیئے کبھی
مرے پاس بیٹھ کے رو تو لے کسی آن میرے قریب آ

نہ مکالمہ ہو نہ گفتگو فقط اتنا ہو کہ نہ میں نہ تو
ملیں صرف اپنے جلے ہوئے دل و جان میرے قریب آ

☆

یہ نہیں کہ میری محبتوں کو کبھی خراج نہیں ملا
مگر اتفاق کی بات ہے ،کوئی ہم مزاج نہیں ملا

مجھے ایسا باغ نہیں ملا، جہاں گل ہوں میری پسند کے
جہاں زندہ رہنے کا شوق ہو مجھے وہ سماج نہیں ملا

کسی داستان قدیم میں، مرے دو چراغ بھی دفن ہیں
میں وہ شاہ زادہ بخت ہوں جسے طاق وتاج نہیں ملا

میں اک ایسی موت ہوں جس کے سوگ میں کام بند نہیں ہوئے
کوئی شورِگر ے نہیں اٹھا کہیں احتجاج نہیں ملا

کوئی آس کوئی اُمید ہو کہیں اُس کی کوئی نوید ہو
کئی دن ہوئے مرا خوش خبر مرا خوش مزاج نہیں ملا

تری گفتگو میں نہیں ملی وہ مٹھاس پیار کے شہد کی
سوٗقرار جیسا قرار بھی مرے دل کو آج نہیں ملا

☆

وہ جو تاج ور تھے سبک قدم اُنہیں شوروغل نے اڑا دیا
مری بستیوں کے جو مور تھے کہیں جنگلوں میں نکل گئے

مرے بچپنے کے جو پیڑ تھے انہیں کون لے گیا کاٹ کے
وہ عمارتوں میں بدل گئے کہ کسی الاوٗ میں جل گئے

☆

بھیڑ ہے برسرِ بازار کہیں اور چلیں
آمرے دل مرے غمخوار کہیں اور چلیں

کوئی کھڑکی نہیں کھلتی کسی باغیچے میں
سانس لینا بھی ہے دشوار کہیں اور چلیں

تو بھی مغموم ہے میں بھی ہوں بہت افسردہ
دونوں اس دکھ سے ہیں دوچار کہیں اور چلیں

ڈھونڈتے ہیں کوئی سر سبز کشادہ سی فضا
وقت کی دُھند کے اس پار کہیں اور چلیں

یہ جو پھولوں سے بھرا شہر ہوا کرتا تھا
اس کے منظر ہیں دل آزار کہیں اور چلیں

ایسے ہنگامہ محشر میں تو دم گھٹتا ہے
باتیں کچھ کرنی ہیں اس بار کہیں اور چلیں

☆

مال و زر کے کسی انبار سے کیا لینا ہے
عشق کو گرمی بازار سے کیا لینا ہے

تیرے کنبے کی وراثت سے ہمیں کیا مطلب؟
تجھ سے مطلب ہے پریوار سے کیا لینا ہے

www.HallaGulla.com
Virtual Home for Real People

عمر بھر ساتھ نا ہے تو پھر بات کرو
ہم کو مہمان اداکار سے کیا لینا ہے

کونسے ہم بھی فرشتے ہیں کہ تجھ کو جانچیں
تیری سیرت، ترے کردار سے کیا لینا ہے

جھونپڑی اپنی بنالیں گے کسی گوشے میں
قصر شاہی !ترے معمار سے کیا لینا ہے

اپنے اشکوں کے لیے جیب میں دومال رکھو
کام اپنا کسی غمخوار سے کیا لینا ہے

برف باری کا وہ شیدائی ہے ساجد اس کو
تیرے جلتے ہوئے اشعار سے کیا لینا ہے

☆

انہی رسموں سے رواجوں سے بغاوت کی تھی
آپ نے بھی تو جوانی میں محبت کی تھی

کوچہ گردی کی روش مجھ سے بھی کب چھوٹے گی ؟
آپ کو بھی تو بزرگوں نے نصیحت کی تھی

میں بھی کانوں کو لپیٹے ہوئے چپ بیٹھا ہوں
آپ کی بھی تو یہی طرز سماعت کی تھی

ہاں، دریاں کے درباں سے مری یاری ہے
آپ نے بھی تو اسی ڈھب کی سیاست کی تھی

بولتے بولتے رو پڑتا ہوں میں جس کے لیے
آپ نے بھی اسی جذبے کی وکالت کی تھی

میں ہوں شعلہ تو شرربار کبھی آپ بھی تھے
آپ کی بھی تو یہی عمر قیامت کی تھی

☆

فصل پک جائے تو کیا اس کی حفاظت نہ کریں
کھیت آوارہ بیٹروں کے حوالے کر دیں؟

صرف اس جرم شرافت پہ کہ مجبور ہیں ہم
کیا محبت کو وڈیروں کے حوالے کردیں

☆

کہیں گھر بار حائل ہے کہیں سنسار حائل ہے
ہمارے اور تمہارے بیچ ہر دیوار حائل ہے

مجھے معلوم ہے وہ رو رہا ہے سامنے میرے
مگر چہرے کے آگے آج کا اخبار حائل ہے

کھلا رکھتا ہے وہ زینے کا دروازہ مری خاطر
مرے رستے میں لیکن شب کا چوکیدار حائل ہے

www.HallaGulla.com
Virtual Home for Real People

میں اتنی بھیڑ میں تجھ سے کروں کیا گفتگو دل کی
کہیں مخلوق حائل ہے کہیں بازار حائل ہے

کدھر سے راستہ ڈھونڈیں کدھر جائیں کہاں نکلیں
گلی کوچوں میں ہر جانب صف اغیار حائل ہے

میں اک ہی شب میں اپنا قصہ جاں ختم تو کرلوں
مگر بس کیا کروں، رستے میں تیرا پیار حائل ہے

☆

مری راتوں کی راحت دن کا اطمینان لے جانا
تمہارے کام آجائے گا' یہ سامان لے جانا

تمہارے بعد کیا رکھنا اَنا سے واسطہ کوئی؟
تم اپنے ساتھ میرا عمر بھر کا مان لے جانا

شکستہ کے کچھ ریزے پڑے ہیں فرش پر، چن لو
اگر تم جوڑ سکتے ہو تو یہ گلدان لے جانا

ادھر الماریوں میں چند اوراق پریشاں ہیں
مرے یہ باقیماندہ خواب میری جان لے جانا

تمہیں ایسے تو خالی ہات رخصت کرنہیں سکتے
پرانی دوستی ہے اس کی کچھ پہچان لے جانا

ارادہ کر لیا ہے تم نے گر سچ مچ بچھڑنے کا!
تو پھر اپنے یہ سارے وعدہ وپیمان لے جانا

اگر تھوڑی بہت ہے شاعری سے اُن کو دلچسپی
تو ان ے سامنے تم میرایہ دیوان لے جانا

☆

کوئی رُقعہ نہ لفافے میں کلی چھوڑ گیا
بس اچانک وہ خموشی سے گلی چھوڑ گیا

جب دیا ہی نہ رہا٬خوف ہو کیا معنی؟
خالی کمرے کی وہ کھڑکی بھی کھلی چھوڑ گیا

گونجتے رہتے ہیں سناٹے اکیلے گھر میں
دردیوار کو وہ ایسا دُکھی چھوڑ گیا

بس اُسی حال کی تصویر بنا بیٹھا ہوں
مجھ کو جس میں وہ میرا سخی چھوڑ گیا

پہلے ہی درہم دینار محبت کم تھے
اک تہی دست کو وہ اور تہی چھوڑ گیا

کہیں تنہائی کے صحرا میں نہ پیاسا مر جاؤں
جانے والا مری آنکھوں میں نمی چھوڑ گیا

☆

تو کیا تم اتنی ظالم ہو؟

مرے تمار داروں سے
مسیحا جب یہ کہہ دیں گے
دوا تاثیر کھو بیٹھی
دُعا کا وقت آ پہنچا
یہ بیماری بہانہ تھی
قضا کا وقت آ پہنچا
تو کیا تم اتنی بے حس ہو
یقیں اس پہ نہ لاؤ گی
تو کیا تم اتنی ظالم ہو
مجھے ملنے نہ آؤ گی ؟

☆

یہ ٹھیک ہے کہ بہت وحشتیں بھی ٹھیک نہیں
مگر ہماری ذرا عادتیں بھی ٹھیک نہیں

اگر ملو تو کھلے دل کے ساتھ ہم سے ملو
کہ رسمی رسمی سی یہ چاہتیں بھی ٹھیک نہیں

تعلقات میں گہرائیاں تو اچھی ہیں
کسی سے اتنی مگر قربتیں بھی ٹھیک نہیں

دل و دماغ سے گھائل ہیں تیرے ہجر نصیب
شکستہ در بھی ہیں ان کی چھتیں بھی ٹھیک نہیں

تم اعتبار پریشان بھی ان دنوں ہو بہت
دکھائی پڑتا ہے ،کچھ صحبتیں بھی ٹھیک نہیں

قلم اٹھا کے چلو حال دل ہی لکھ ڈالو
کہ رات دن کی بہت فرتیں بھی ٹھیک نہیں

☆

پھول تھے رنگ تھے ،لمحوں کی صباحت ہم تھے
ایسے زندہ تھے کہ جینے کی علامت ہم تھے

سب خرد مند بنے پھرتے تھے ،ماشاء اللہ!
بس ترے شہر میں اک صاحب وحشت ہم تھے

نام بخشا ہے تجھے کس کے دفورِ غم نے
گر کوئی تھا تو ترے مجرم شہرت ہم تھے

رَت میں تری یاد آئی تو احساس ہوا
اک زمانے میں تری نیند کی راحت ہم تھے

اب تو خود اپنی ضرورت بھی نہیں ہے ہم کو
وہ بھی دن تھے کہ کبھی تیری ضرورت ہم تھے

دُھوپ کے دشت میں کتنا وہ ہمیں ڈھونڈتا تھا
اعتبار اس کے لیئے اَبر کی صورت ہم تھے

☆

اب اس کو وہ بھولی باتیں یاد دلانا ٹھیک نہیں
ناحق وہ آزردہ ہو گا' اسے رُلانا ٹھیک نہیں

فون کے آگے چپ بیٹھا'میں کتنی دیر سے سوچ رہا ہوں
ابھی وہ تھک کر سویا ہوگا ' سے جگانا ٹھیک نہیں

اک روشن کھڑکی کہتی ہے دیکھو'آگے دریا ہے
جاگ رہے ہیں سب گھروالے لان میں آنا ٹھیک نہیں

اس کے سپنے ٹوٹ گئے ' تو تم کو کیا نیند آئے گی
گڑیا جیسی لڑکی کو 'آس دلانا ٹھیک نہیں

جتنا سفر گذرا ہے اب تک اب اس کی تکمیل کرو
تم اپنے گھر میں اپنے گھر آگے جانا ٹھیک نہیں

گھر والے ناراض تو ہوں گے اتنی دیر سے آنے پر
چاند کے ساتھ سفر میں تھے تم'یہ تو بہانہ ٹھیک نہیں

☆

کھو چکے ہیں جس کو'وہ جاگیر لے کر کیا کریں
اک پرائے شخص کی تصویر لے کر کیا کریں

ہم زمیں زادے'ستاروں سے ہمیں کیا واسطہ؟
دل میں ناحق خواہش تسخیر لے کر کیا کریں

عالموں سے زائچے بنوائیں کس اُمید پر
خواب ہی اچھے نہ تھے تعبیر لے کر کیا کریں

اعتبارِ حرف کافی ہے تسلی کیلیے
پکے کاغذ پر کوئی تحریر لے کر کیا کریں

اپنا اک اسلوب ہے 'اچھا برا جیسا بھی ہے
لہجہ غالب' زبان میر لے گر کیا کریں

شمع اپنی ہی بھلی لگتی ہے اپنے طاق پر
مانگے تانگے کی کوئی تنویر لے کر کیا کریں

☆

مجھے کیا خبر تھی سچ مچ یہ سمے گذر رہا ہے
میں یہی سمجھ رہا تھا وہ مذاق کر رہا ہے

ذرامہلت تو دے دوٗ مرے بخت نارسا کو
یہ ابھی بدل رہا ہے یہ ابھی سنور رہا ہے

تری چاپ سننے والا ترا منتظر ہے اب تک
ابھی کل تلک یہ رستہ تری رہگذر رہاہے

تجھے مل سکے جو فرصت تو یہ دیکھ تیری خاطر
کوئی کیسے جی رہا ہے کوئی کیسے مر رہا ہے

نئے ہم سفر کیا ہے کوئی ایسی خاص خوبی
کہ مری رفاقتوں کا بھی نشہ اتر رہا ہے

اسے جانے خوف کیا ہے مری جان ناتواں سے
کہ قفس میں لانے والا مرے پر کترے رہا ہے

☆

نہ دوائیں پر اثر ہیں نہ دعائیں کیا بتائیں
تجھے اپنے دل کی حالت جو بتائیں کیا بتا ئیں

جو چراغ آرزو تھا وہ تو بجھ چکا کبھی کا
کسے ڈھونڈتی ہیں اب تک یہ ہوائیں کیا بتائیں

کبھی دور کے نگر سے ،کبھی پاس کی گلی سے
ہمیں کون دے رہا ہے یہ صدائیں کیا بتائیں

وہ بہار کس چمن میں مری راہ تک رہی ہے
یہ درخت گونگے بہرے، یہ خزائیں کیا بتائیں

کہ گھڑی کی سوئیاں سے تری ساعتیں بندھی ہیں
تجھے پاس منتوں سے جو بٹھائیں کیا بتائیں

تجھے اعتبار ساجد کے ان آنسوؤں کی کیا غم
کہ برس رہی ہیں کیونکر یہ گھٹائیں کیا بتائیں

☆

کئی رُت کی وحشت کا خراج مانگتی ہے
کوئی کھیل تو نہیں ہے یہ غزل کی شاعری ہے

یہی سوچ' یہ ندامت مرادل نچوڑتی ہے
کہ حروف آرزو میں کسی رنگ کی کمی ہے

جو لہو لہو میں مصرعے،تو ہنر نہیں ہے میرا
یہ بہار زخم دل ہے 'یہ کمال جانکنی ہے

مرا چاند رہ گیا ہے کہیں راستے میں شائد
اک اداس کنج گل میں مری شام ڈھل رہی ہے

کبھی عکس تھا کسی کا اسی چوکھٹے میں روشن
وہ شکستہ خالی کھڑکی مجھے اب بھی دیکھتی ہے

مرے دل کے طاق چے پر ذرا تم نگاہ رکھنا!
مری رات کے سفر میں یہ چراغ آخری ہے

مرے اعتبار ساجد! مرے بیقرار ساجد
ذرا حاصلہ تو رکھو'یہ فراق عارضی ہے

☆

ذرا ٹھہرو' دُعا کے ساتھ ہی انعام لے جانا
ادھر تم جارہے ہو میرا اک پیغام لے جانا

مرے آنسو ذرا دامن سے اپنے پونچھتے جاؤ
اگر لے جا سکو میری اکیلی شام لے جانا

اسے کہنا ضروری ہو اگر قیمت شب غم کی
تو یہ ٹوٹا ہوا دل چن کے اپنے دام لے جانا

اُسے کہنا مرے آنسوؤ مرا قرضہ ادا کر دے
بس اس کے پاس یہ میرا ذرا سا کام لے جانا

اُسے کہنا اُسے کہنا نہیں! کچھ بھی نہیں کہنا
مت اس کے سامنے میرا کوئی پیغام لے جانا

مگر تم جب کہو گے ساتھ چلنے کو 'تو حاضر ہوں
کہ میں تو ہوں سدا بندہ بے دام لے جانا

☆

صبح بخیر

میرے سرہانے
چائے کی پیالی رکھتے رکھتے
جھک کر
میری بند آنکھوں پر
اپنے ہونٹوں کے دو پھول بھی رکھ دو
تا کہ سارا دن
مجھ کو احساس رہے
آج کی صبح بہت سندر تھی
آج کا دن بھی اچھا ہو گا!

www.HallaGulla.com Virtual Home for Real People

☆

ہونٹوں کے دو پھول رکھے تھے اس نے جب پیشانی پر
چاند ہنسا تھا دیکھ کے ہم کو پاس ندی کے پانی پر

جگمگ جگمگ کرتی آنکھیں مجھ کو اچھی لگتی ہیں
قصہ لمبا کر دیتا ہوں بچوں کی حیرانی پر

یہ بھی کوئی باتیں ہیں جن پر آنکھیں کھل جاتی ہیں
میں حیران ہوا کرتا ہوں دنیا کی حیرانی پر

ہوش وخرد ایسے کھوتے ہیں، باپ بھلا ایسے ہوتے ہیں
بچہ بن کر چیخ رہے ہو بچوں کی نادانی پر

اے اس عہد کے بوڑھے بچو! آؤ ہمارے ساتھ چلو
لال گلابی ناؤ چلائیں ہرے سنہرے پانی پر

شام کے بعد ہی کھلتا ہے ہر بھید نشیلی خوشبو کا
دن کو توجہ کب دیتا ہے کوئی رات کی رانی پر

☆

ویسا چاند نہ مانگو

نہیں!

یہ میرا چاند نہیں

اتنا دھندلا

اتنا ماند

میرا چاند؟
نہیں یہ میرا چاند نہیں
یہ تو کوئی پیتل کی تھالی
کسی نے یونہی کر کے خالی
دیواروں کے پار
اچھالی
نہیں! یہ میرا چاند نہیں
اگر یہ میرا چاند ہے تو پھر شہر کی راتو!
اس میں چرخہ کاتنے والی
بڑھیا کیوں موجود نہیں ہے
دائیں سے بائیں، اُوپر نیچے
اُڑنے والی
چڑیا کیوں موجود نہیں ہے
میرے ساتھ مرے بچپن میں
کھیلنے والی
گڑیا کیوں موجود نہیں ہے

....

بالکنی سے دیکھ رہا ہوں، سوچ رہا ہوں
اب اس عمر میں ایسی باتیں.......
ایسی باتیں ٹھیک نہیں ہیں
ویسے راتیں ٹھیک نہیں ہیں،
اب یہ باتیں ٹھیک نہیں ہیں!

☆

چاندی رات میں ہوا کا جھونکا ٹکرایا چوباروں سے
چند شکستہ زینوں سے اور کچھ گرتی دیواروں سے

آؤ کھلی محراب کے نیچے بیٹھ کے باتیں کرتے ہیں
دل کو وحشت سی ہوتی ہے گھٹے گھٹے بازاروں سے

میں نے اپنا کمرہ نچلی منزل پر تبدیل کیا
ہوٹل کی کھڑکی اونچی تھی، مسجد کے میناروں سے

رات نمائش گاہ میں گملے بھی موجود تھے پھولوں کے
تازہ خون کی بو آتی تھی لیکن کچھ فن پاروں سے

ان پہ کبوتر سر نے ڑائے بیٹھے ہیں خاموش ملول
کل اس شہر کی رونق تھی جن مرمر کے فواروں سے

ایسی قیامت کی سردی میں چاند سے باتیں کون کرے
آؤ ہم اپنی رات گذاریں لفظوں کے انگاروں سے

☆

آخر ہم نے کب دینے والے کا رزق حلال کیا
اک دوغزلیں کہہ ڈالیں تو کونسا ایسا کمال کیا

موتی کا اک ہار لپیٹے اپنے کالے جوڑے میں
خوشبو جیسی اس لڑکی نے ایسا استقبال کیا

صبح ہوئی پلکوں سے چلتے اس کو ہونٹوں کی کلیاں
رات کسی نے روشن دے کر ایسا مالا مال کیا

ریل سے اتری پلٹ کے دیکھا اور پھر آگے نکل گئی
اک بے نام تعارف والی! تو نے اور نڈھال کیا

اپنے گھر والوں میں بیٹھی کتنی چہک رہی ہوگی وہ
جس کے فرض ہجر میں ہن نے اپنا شکستہ حال کیا

صبح کو شام کیا مرمر کے، پھر بھی نہ غم کے پتھر سرکے
اک دو روز کی بات نہیں ہے ایسا سالہا سال کیا

اپنی بانہوں کی زنجیر میں اک رہروکو باندھ لیا
اک ٹوٹا ہوا رشتہ ساجد ہم نے ایسے بحال کیا

☆

بہت گہرا ہے اپنا تاجرانہ پیار آپس میں
کہ ہم کرتے ہیں سمجھوتوں کا کاروبار آپس میں

کبھی ٹکرا بھی جاتے ہیں جو برتن ساتھ رہتے ہیں
ہماری ہو بھی جاتی ہے کبھی تکرار آپس میں

یہاں دو سوختہ دل بھی اکٹھے رہ نہیں پاتے
جڑے رہتے ہیں لیکن سینکڑوں کہ سار آپس میں

بہت روئیں گے سناٹے 'یہ گھر جب چھوڑ جاؤ گے
بہت باتیں کریں گے یہ درودیوار آپس میں

انا کو بیچ میں آئندہ ہم آنے نہیں دیں گے
یہ طے کرلیں کھلے دل سے چلو اک بار آپس میں

وہی نازک گھڑی ہوتی ہے ساجد پر زمانے کی
جگہیں تبدیل جب کرتے ہیں پہرے دار آپس میں

☆

گر یہی تلخی یہی تکرار بڑھتی جائے گی
تیرے میرے درمیان دیوار بڑھتی جائے گی

اس طرف رہ جائے گا تو اور ادھر میں بیچ میں
اک سڑک پر بھیڑ کی رفتار بڑھتی جائے گی

جیسے جیسے ترس آتا جائے گا خود پر ہمیں
ویسے ویسے لذت آزار بڑھتی جائے گی

میرے گونگے حرف کا پتھر ترے کام آئے گا
اور بھی تیغ زباں کی دھار بڑھتی جائے گی

جتنے اپنے زخم دنیا کو دکھاتے جاؤ گے
دل میں اتنی خواہش غمخوار بڑھتی جائے گی

مت محبت مانگ اس سے قرض خواہوں کی طرح
اور اس کی شدت انکار بڑھتی جائے گی

ہات لہراتا ہوا وہ جائے گا تنہا کوئی

رفتہ رفتہ ریل کی رفتار بڑھتی جائے گی

☆

رستے کا انتخاب ضروری سا ہو گیا
اب ختتام باب ضروری سا ہو گیا

ہم چپ رہے تو اور بھی الزام آئے گا
اب کچھ نہ کچھ جواب ضروری سا ہو گیا

ہم ٹالتے رہے کہ یہ نوبت نہ آنے پائے
پھر ہجر کا عذاب ضروری سا ہو گیا

ہر شام جلد سونے کی عادت ہی پڑگئی
ہر رات ایک خواب ضروری سا ہو گیا

آہوں سے ٹوٹتا نہیں یہ گنبدہ سیاہ
اب سنگ آفتاب ضروری سا ہو گیا

دینا ہے امتحان تمہارے فراق کا
اب صبر کا نصاب ضروری سا ہو گیا

☆

میں نے راتوں کو بہت سوچا ہے تم بھی سوچنا
فیصلہ کن موڑ آپہنچا ہے تم بھی سوچنا

سوچنا ممکن ہے کیسے اس جدائی کا علاج ؟
حال ہم دونوں کا اک جیسا ہے تم بھی سوچنا

پل تعلق کا شکستہ کیوں ہوا؟ سوچوں گا میں
دور نیچے ہجر کا دریا ہے تم بھی سوچنا

کس قدر برہم ہیں لہریں، سوچ کر آتا ہے خوف
اور پانی کس قدر گہرا ہے تم بھی سوچنا

اپنے روز و شب گذر سکتے ہیں تنہا کس طرح
تجربہ میرا بھی یہ پہلا ہے تم بھی سوچنا

ہاں نہیں کے درمیانی راستے پر بیٹھ کر
کس کے حق میں کیا نہیں اچھا ہے، تم بھی سوچنا

☆

مشکل یہ آپڑی تھی ہمارے بناہ میں
دنیا فریق بن گئی چاہت کی راہ میں

ایسا تھا دل کا حال ترے بعد جس طرح
بجھتا ہوا چراغ کسی خانقاہ میں

اک ایسی کشمکش میں گرفتار یہ دل
راحت ثواب میں تھی نہ لذت گناہ میں

کتنا میں پھوٹ پھوٹ کے رویا تھا اس گھڑی
اس نے لیا تھا جب مجھے اپنی اپناہ میں

ہاتھوں میں پھول، آنکھ میں آنسو لیئے ہوئے
کہتے ہیں وہ بھی آئی تھی میرے بیاہ میں

ہاں تیرا اعتبار ملا، خستہ و خراب
کل شام اک اُجاڑ سے جنگل کی راہ میں

☆

جانے کس چاہ کے، کس پیار کے گن گاتے ہو
رات دن کونسے دلدار کے گن گاتے ہو

یہ تو دیکھو کہ تمہیں لوٹ لیا ہے اس نے
اک تبسم پہ خریدار کے گن گاتے ہو

اپنی تنہائی پہ نازاں ہو مرے سادہ مزاج!
اپنے سونے درودیوار کے گن گاتے ہو

اپنے ہی ذہن کی تخلیق پہ اتنے سر شار!
اپنے افسانوی کردار کے گن گاتے ہو

عمر بھر ساتھ نبھائے گا بھلا تم سے کوئی ؟
کاہے مہمان اداکار کے گن گاتے ہو

اور لوگوں کے بھی گھر ہوتے ہیں گھر والے بھی
صرف اپنے درودیوار کے گن گاتے ہو

☆

مگن کس دھن میں اپنے آپ کو دن رات رکھتا ہے
نجانے آج کل وہ کیسے معمولات رکھتا ہے

اثاثہ اس کے کمرے کا ہیں کچھ مغموم آوازیں
درازوں میں مقفل ہجر کے نغمات رکھتا ہے

ہماری گفتگو کس روز کس منزل پہ پہنچی تھی
بلا کا حافظہ ہے یاد وہ ہر بات رکھتا ہے

اگر نالاں ہوں میں اس سے تو وہ بھی خوش نہیں مجھ سے
مرے جیسے ہی وہ میرے لیے جذبات رکھتا ہے

بہت گہرا ہے 'اس کی ظاہری حالت پہ مت جانا
وہ سینے میں پہاڑوں سے بڑے صدمات رکھتا ہے

اسے کیا چاند سے بھی کوئی دلچسپی نہیں ساجد
وہ اپنی کھڑکیوں کیو بند کیوں دن رات رکھتا ہے

☆

مزاجا! مختلف ہیں چارہ گر' جو ہیں میسر
مگر تنہائی ہر لمحہ رفاقت چاہتی ہے

یہ سناٹا تو جاں لیوا ہ اب دیوارو در کا
کسی سے بات کرنے کو طبیعت چاہتی ہے

☆

چھوٹے چھوٹے کئی بے فیض مفادات کے ساتھ
لوگ زندہ ہیں عجب صورت حالات کے سات ھ

فیصلہ یہ تو بہرحال تجھے کرنا ہے!
ذہن کے ساتھ سلگنا ہے کہ جذبات کے ساتھ

گفتگو دیر سے جاری ہے نتیجے کے بغیر
اک نئی بات نکل آتی ہے ہر بات کے ساتھ

اب کے یہ سوچ کے تم زخم جدائی دینا
دل بھی بجھ جائے گا ڈھلتی ہوئی اس رات کے ساتھ

تم وہی ہو کہ جو پہلے تھے مری نظروں میں
کیا ضافہ ہو ان طلس وبانات کے ساتھ

اتنا پسپا نہ ہو دیوار سے لگ جائے گا
اتنے سمجھوتے نہ کر صورت حالات کے ساتھ

بھیجتا رہتا ہے گمنام خطوں میں کچھ پھول
اس قدر کس کو محبت ہے مری ذات کے ساتھ

☆

www.HallaGulla.com
Virtual Home for Real People

اختلاف اس سے اگر ہے تو اسی بات پہ ہے
زور سب اس کا فقط اپنے مفادات پہ ہے

اپنے آئندہ تعلق کا تو اب دارومدار
تیری اور میری ہم آہنگی جذبات پہ ہے

دل کو سمجھایا کئی بار کہ باز آجائے
پھر بھی کمبخت کو اصرار ملاقات پہ ہے

اس کا کہنا ہے مجھے بھی کبھی دیکھو مڑ کر
کیا کروں میری نظر صورت حالات پہ ہے

بے حسی کے مجھے الزام عطا اس نے کیئے
جس کے احساس کا سایہ مرے دن رات پہ ہے

چارہ گر اس کے سوا کون ہے ساجد میرا
قبضہ جس کا مری تنہائی کے لمحات پہ ہے

☆

آنکھوں میں حلقے پڑ گئے، پیروں میں چھالے پڑگئے
یہ عاشقی اچھی رہی جاں کے بھی لالے پڑگئے

☆

کسی کا نام سنتے ہی لرز اٹھتے ہیں لب اس کے
کہ اس کے ساتھ بھی شاید نہیں اعصاب ان اس کے

ہمارے ہوش بھی آخر ٹھکانے آہی جائیں گے
اسے بھی راس آجائیں گے شائد روز وشب اس کے

سر ساحل وہ اپنی بالکونیاں میں ہی آ جاتا
اور آکر دیکھتا کس حال میں ہیں تشنہ لن اس کے

رہی ہے دھڑکنوں تک فاصلوں میں بھی ہم آہنگی
ذرا بھی مختلف ہم سے رہے جذبات کب اس کے

نجانے ایسا کیا دکھ دے دیا ہے اس کی چاہت نے
کہ لوگ اس شہر میں شکوہ کناں ہیں سب کے سب اس کے

دکھانے کیا چلے جاتے ہو ساجد ٹائیل اپنے
بھی نزدیک سے گذرا نہیں ذوق ادب اس کے

☆

ہمارا حال کچھ یوں ہے ترے دربان کے آگے
کہ یخ بستہ مسافر جیسے آتشدان کے آگے

ہمارے پیر لیکن اس زمیں نے تھام رکھے ہیں
بہت سے شہر ہوں گے اور بھی،ملتان کے آگے

اک آندھی گردش حالات کی حاوی ہوئی مجھ پر
کہاں تک جلتا رہتا وقت کے طوفان کے آگے

طبیعت کی بحالی سے بڑی راحت نہیں کوئی
ہراک شے ہیچ ہے اس دل کے اطمینان کے آگے

جواب اس کو مری باتوں کا جب دینا نہیں ہوتا
وہ فوراً ہاتھ رکھ لیتا ہے اپنے کان کے آگے

ہماری نسبتیں قائم ہیں ساجد اس گھرانے سے
جو سجدہ نہیں کرتا کسی سلطان کے آگے

☆

ایک لڑکی

دنیا جب رب رب کرتی ہے
ہم کو گھائل کرتی ہے

جن میں رسوائی نہیں ہوتی
ایسے کام وہ کب کرتی ہے

نام کسی کا لے کر مجھ سے
آٹو گراف طلب کرتی ہے

مطلب کی باتوں کے علاوہ
باتیں ہم سے سب کرتی ہے

جن سے اس کا دل نہیں ملتا
ان کا صرف ادب کرتی ہے

http://www.hallagulla.com/urdu/

اک لڑکی گل بوٹوں والی
باغ کی سیر بھی اب کرتی ہے

دیکھیں، اپنی نظر عنایت
کس ٹہنی پر کب کرتی ہے

☆

مجھے ملنے جب آیا' ساتھ پہرے دار لے آیا
وہ خود تلوار تھا 'اک دوسری تلوار لے آیا

کہیں مل بیٹھتے ہم گفتگو آرام سے کرتے
انا کی بے سبب وہ بیچ میں دیوار لے آیا

مری پسپائی ناممکن تھی ،لیکن میں بھی کیا کرتا؟
مرا دشمن نہتے میرے سب سالار لے آیا

وہ پہلے کسمایا 'ذکر احساس مروت پر
پھر اپنی گفتگو میں اپنا کاروبار لے آیا

سخن کے گوہر تاباں کی ارزانی کا یہ صدمہ
ہم ایسے گوشہ گیروں کو سر بازار لے آیا

یہاں پہلے ہی کچھ جاں سوختہ بیٹھے تھے آزردہ
میں کس محفل میں اپنے دل جلے اشعار لے آیا

☆

بالکونیاں

بنانے والوں نے کیا سوچ کر بنائی تھی
سمندروں کی طرف بالکونیاں اپنی

جو اپنی آنکھ سے لہروں کو روک لیتے ہیں
نمی سے بھی تو بچائیں وہ کھڑکیاں اپنی

☆

رویے اور فقرے ان کے پہلو دار ہوتے ہیں
مگر میں کیا کروں یہ میرے رشتہ دار ہوتے ہیں

مرے غم پر انہیں کاموں سے فرصت ہی نہیں ملتی
مری خوشیوں میں یہ دیگوں کے چوکیدار ہوتے ہیں

دلوں میں فرق پڑ جائے تو اس نے درد ساعت میں
دلیلیں، منطقیں اور فلسفے بیکا ر ہوتے ہیں

جنہیں صبرو رضا کی ہر گھڑی تلقین ہوتی ہے
وہی مظلوم ہر تکلیف سے دو چارہ ہوتے ہیں

بہت قابو ہے اپنے دل پہ لیکن کیا کیا جائے
جب آنکھیں خوبصورت ہوں تو ہم لا چار ہوتے ہیں

غزل کے شعر خاصا وقت لیتے ہیں سنورنے میں
یہ نخرے باز بچے دیر سے تیار ہوتے ہیں

ادھر کا رخ نہیں کرتا کوئی آسودہ دل ساجد
جہاں بیٹھے ہوئے ہم نوحہ گر دو چار ہوتے ہیں

☆

ان کی خوشی کا خاطر

www.HallaGulla.com

اگر وہ زہر دیتے ہیں
تو اس میں کیا قباحت ہے
چلو، ان کی خوشی کے نام پر ہی مر لیا جائے
زباں کو زہر کی نعمت سے بھی
تر کر لیا جائے!

☆

کبھی صحرا میں دریا چاہتے ہو
کبھی دریا میں صحرا چاہتے ہو

بہانے ڈھونڈتے ہو مرد ہو کر
تناتے کیوں نہیں 'لیا چاہتے ہو

کس شادی میں دیکھ آئے تھی اس کو
اب اس لڑکی کا رشتہ چاہتے ہو

Virtual Home for Real People

کبھی آئینے میں خود کو بھی دیکھا؟
جو چہرہ چاند جیسا چاہتے ہو

حصول ماہ گھر بیٹھے ہو ممکن !
سو اب پانی میں نیلا چاہتے ہو

تمہیں شہرت کی خواہش ہے تو بولو
کہ تم الزام کیسا چاہتے ہو

کسی کو بارجاں بخشو گے اپنا
کہ تم تنہا ہی رہنا چاہتے ہو

ہماری گفتگو بس تھی یہیں تک
کہو کچھ تم بھی کہنا چاہتے ہو

☆

یہ تو ہم کہتے نہیں، سایہ ظلمت کم ہے
روشنی ہے تو سہی جب ضرورت کم ہے

دل کا سودا ہے یہ مٹی کے کھلونے کا نہیں
اور تخفیف نہ کر پہلے ہی قیمت کم ہے

اس نے کھڑکی مرے کمرے کی مقفل کر دی
گویا تنہائی میں جلنے کی اذیت کم ہے

اک بڑی گھر سے تعلق ہے حسیں بھی ہے بہت
پھر بھی لگتا ہے کہ کچھ اس میں نفاست کم ہے

کیا دیا تم نے اسے جس نے نوازا ہے تمہیں
پھر بھی شاکی ہو کہ حاصل تمہیں نعمت کم ہے

کوئی حقدار تو ہو لائق وستار تو ہو
کون کہتا ہے کہ اس شہر میں عزت کم ہے

☆

SONU! DONT.CRY

www.HallaGulla.com

آوازوں کی انگلی تھام کے
چلنے والے
پیارے بیٹے
اندھیاروں میں تنہا چلنے کی
تم اچھی عادت ڈالو
کیونکہ آوازیں کرنیں ہیں
اور کرنیں گہنا جاتی ہے
لوگ تو کہتے ہیں کہ گہناتے ہیں
چاند اور سورج،
لیکن
اپنی عمر کی اس منزل پر
آ کر اب احساس ہوا ہے
روشنیاں کلیاں ہیں
اور یہ کلیاں بھی مرجھا جاتی ہیں
آوازیں بھی کرنیں ہے
گہنا جاتی ہیں
جاؤ اندھیرے کمرے سے
ماچس کی
اک ڈبیا لے آؤ

Virtual Home for Real People

لیکن اس کمرے میں جا کر
تم مجھ کو آواز نہ دینا!

☆

مجھے سارے رنج قبول ہیں اُسی ایک شخص کے پیار میں
مری زیست کے کسی موڑ پر جو مجھے ملا تھا بہار میں

وہی اک امید ہے آخری اسی ایک شمع سے روشنی
کوئی اور اس کے سوا نہیں' مری خواہشوں کے دیار میں

وہ یہ جانتے تھے کہ آسمانوں' کے فیصلے ہیں کچھ اور ہی
سو ستارے دیکھ کے ہنس پڑے مجھے تیری بانہوں کے ہار میں

یہ تو صرف سوچ کا فرق ہے یہ تو صرف بخت کی بات ہے
کوئی فاصلہ تو نہیں 'تری جیت میں مری ہار میں

ذرا دیکھ شہر کی رونقوں سے پرے بھی کوئی جہان ہے
کسی شام کوئی دیا جلا کسی دل جلے کے مزار میں

کسی چیز میں کوئی ذائقہ کوئی لطف باقی نہیں رہا
نہ تری طلب گداز میں نہ مرے ہنر کے وقار میں

☆

ہوتی ہے جیسی خواب میں وہ ایسی عورت ہی نہیں
پھر رات بھر کیا جاگنا جب دل کو وحشت ہی نہیں

چاندی کے فوارے لگے ہیں اس کے قصر ناز میں
افسردہ سی رہتی ہے وہ تسکین و راحت ہی نہیں

باہر فیصل قصرے سے مخلوق ہے کس حال میں؟
یہ جاننے' محسوس کرنے کی ضرورت ہی نہیں

چھت جس نے ہم سے چھین لی، جلتی جھلتی دھوپ میں
کیا صلح ہم اس سے کریں جس کو ندامت ہی نہیں

یہ جھوٹے سچے فیصلوں پر کس قدر مسرور ہیں
یاد ان کو اک سب سے بڑی' رب کی عدالت ہی نہیں

کچھ سنگ مرمر کے سے بت پہلی ہی صف میں سج گئے
پھر کیا کرے شاعر جہاں حسن سماعت ہی نہیں

آٹو گراف اس نے لیا پھر زیر لب پوچھا گیا
کیا چارہ گر کی اب مرے شاعر کو حاجت ہی نہیں

☆

رشتے کا انٹرویو

سوتم ٹیچر ہو
بچوں کو پڑھاتے ہو
انہیں تم ڈاکٹر' انجینئر' افسر بناتے ہو
مگر اتنا کماتے ہو؟
چلو یہ بعد کی باتیں ہے
موضوع سجن اب ہم بدلتے ہیں

یہاں تو لان میں خنکی ہے
آؤ ہم ڈرائے روم کے خاموش سے گوشے میں چلتے ہیں

....

تو ہاں ہم کہہ رہے تھے....
شکر ہے اللہ کا اچھے کھاتے پیتے ہیں
بڑی راحت سے جیتے ہیں
ہماری تیسری بیٹی کا شوہر شادجے میں ہے
ہزاروں میں لٹاتا ہے
خود اندازہ لگاؤ تم کہ وہ کتنا کماتا ہے
ہماری دوسری بیٹی کا شوہر اک وڈیرا ہے
زمینیں اس کی اتنی ہیں
کہ اگلے سو برس تک ہم
مسلسل پیٹ بھر سکتے ہیں
اس کی تازہ فصلوں سے
مگر افسوس
اپنی پہلی بیٹی پڑھ نہیں پائی
مصیبت پولیو نے بچپنے میں اس پہ نازل کی
بچاری چل نہیں سکتی
مزاجاً تلخ ہے
کڑوی فضا میں پل نہیں سکتی
نہاتی اس لیے کم ہے کہ صابن مل نہیں سکتی
بہت آئے ہیں رشتے مانگنے والے
مگر ہم نے
تمہاری گفتگو سن کر یہ اندزہ لگایا ہے
کہ سچ مچ آج کے دن گوہر مقصود پایا ہے

http://www.hallagulla.com/urdu/

تمہارا گھر کہاں ہے؟
خیر جیسا بھی جہاں بھی ہے
تمہارا گھر مناسب ہے
ہماری بیٹی کے لیئے
یہ بر مناسب ہے
مگر........................
خاموش کیوں ہو تم

☆

فقط گھر کی محبت کیا کرے گی
نہ ہو زر جیب میں، چھت کیا کرے گی

درودیوار کیا دیں گے سہارا
ان اینٹوں کی رفاقت کیا کرے گی

اگر حاصل نہ ہو آسائش جاں
یہ خالی خولی قربت کیا کرے گی

بھرے گی سرد و گرم آہیں یہ دنیا
مدد، حسب ضرورت کیا کرے گی

بھلا کب کرچیاں جوڑے گا کوئی
اس آئینے کی حیرت کیا کرے گی

چلو ہم تو غزل میں، رو بھی لیں گے
کسی گونگے کی وحشت کیا کرے گی

☆

نری خوش فہمیاں ہوتی ہیں، یکسر کب بدلتا ہے
نئی عینک پہن لینے سے منظر کب بدلتا ہے

سمندر اچھا لگتا ہے مگر اس اونچے جنگلے سے !
مجھے معلوم ہے یہ دیو تیور کب بدلتا ہے

مجھے بھی وقت کچھ درکار ہے خود کو بدلنے میں
مزاجاً وہ بھی پتھر ہے سو ' پتھر کب بدلتا ہے

تری چشم کرم کے مستحق ہم کب ٹھہرتے ہیں
چلو دیکھیں تری سوچوں کا محور کب بدلتا ہے

کسی کو سال نو کی کیا مبارک باد دی جائے
کیلنڈر کے بدلنے مقدر کب بدلتا ہے

ہمیشہ اک یہی تصویر وہ جاتی ہے آنکھوں میں
یہ پہلا ہجر ہے اور ایسا منظر کب بدلتا ہے

☆

امانت

اتنی قربت اور ایسی تنہائی
کتنی صبر آزما یہ خلوت ہے
پیش قدمی کو جی و تو چاہتا ہے
بس یہی سوچ روک لیتی ہے
تو کسی اور کی امانت ہے !

☆

وہ یکسر مختلف ہے منفرد پہچان رکھتا ہے
اک آئینے کی صورت شہر کو حیران رکھتا ہے

کوئی اس میں بھی ہوگی اس کی منطق پوچھ لیں گے ہم
بہاروں میں وہ خالی کس لیئے گلدان رکھتا ہے

تعلق کس لیئے ترک تعلق پر بھی قائم ہے؟
وہ کیوں اپنے سرہانے اب مرا دیوان رکھتا ہے

یہ دل یادوں سے بھر جاتا ہے اکثر سرد راتوں میں
یہ کمرہ سردیوں میں گرم آتشدان رکھتا ہے

ہر اک آہٹ پہ آخر کیوں دھڑک اٹھتا ہے دل میرا
ابھی تک کیا ترے آنے کا کچھ امکان رکھتا ہے

فقط تم اپنے دل کو رو رہے ہو آج تک ساجد
وہ اپنے کھیلنے کے اور بھی میدان رکھتا ہے

☆

ہوا کے سامنے

ہوا کا کارِ منصب ہی کچھ ایسا ہے کہ ہر جانب
بجھاتی ہے چراغوں کو ،لویں مدھم نہیں کرتی

یہ کیا مایوس ہو کر راہ میں دل چھوڑ بیٹھے ہو
محبت حوصلہ دیتی ہے ،ہمت کم نہیں کوئی !

☆

ہیں دھوپ کے نیزے بھی جعلی اشجار بھی یونہی لگتے ہیں
احباب بھی ہیں ناکارہ سے 'اغیار بھی یونہی لگتے ہیں

اس عہد کے گدلے پانی میں تصویر کوئی شفاف نہیں
محکوم بھی یونہی لگتے ہیں مختار بھی یو نہی لگتے ہیں

ادوارے بدلتے ہیں 'تاریخ کی تبدیلی کے لیئے
حکام وہی خدام وہی دربار بھی یونہی لگتے ہیں

موسم کے بدلنے پر اب تک بدلے تو نہیں مظلوم ترے
مایوس بھی یونہی لگتے ہیں' بیزار بھی یونہی لگتے ہیں

بیکار نہیں جاتی آہیں' کچھ ہو کے رہے گا دیکھنا تم
اُمید تو ہے انشاء اللہ' آثار بھی یونہی لگتے ہیں

جب غالب و میر کو پڑھتے ہیں ہم راتوں کی تنہائی میں
تب اپنے قلم سے نکلے وئے اشعار بھی یونہی لگتے ہیں

☆

آواز

تو سمجھتا ہے کہ اشعار میں تو بولتا ہے
نہیں! ہر مصرعے میں اس دل کا لہو بولتا ہے

☆

کسی کے ہجر میں گر ہم بھی مر لیتے تو کیا لیتے
نہ یہ کرتے تو کیا پاتے؟یہ کر لیتے تو کیا لیتے

یقیناً ایسی ہی کچھ صورت حالات ہونی تھی
نہ اس کی بے وفائی کا اثر لیتے ہو کیا لیتے

گذر جانا تھا اس نے روند کر قدموں تلے ہم کو
مثال ریگ رستے میں بکھر لیتے تو کیا لیتے

اکیلے بیٹھ کر ساحل پہ اب لہریں تو گنتے ہیں
ہم اس دریائے خلقت میں اتر لیتے تو کیا لیتے

اسی کے ہو کے رہتے زندگی بھر اور کیا ہوتا؟
اُسے خوش کرنے کی خاطر یہ کر لیتے تو کیا لیتے

ہماری ایک نادانی ہمیں کس کام کا رکھتی؟
ذرا سوچو کہ ترکِ عشق کر لیتے تو کیا لیتے

☆

سنگ مرمر کی طرح سرد نہیں لگتے ہیں
آپ تو آتشیں محلوں کے مکیں لگتے ہیں

یہ دیکھتے ہوئے شفاف سے مومی چہرے
شمعیں بجھتی ہیں تو کچھ اور حسیں لگتے ہیں

اس کی پازیب میں شائد ہیں دلوں کے گھنگھرو
زلزلے آج تو بالائے زمیں لگتے ہیں

غور سے جب انہیں دیکھو تو پریشاں ہو کر
بے سبب دیکھنے وہ اور کہیں لگتے ہیں

روتے ہوں گے کبھی خلوت میں ترے سوختہ دل
محفلوں میں تو بہت خندہ جبیں لگتے ہیں

کل مرے شانے پہ سر رکھ کے کہا تھا اس نے
جیسے بدنام تھے ایسے تو نہیں لگتے ہیں

☆

یہ حسیں لوگ ہیں، تو ان کی مروت پہ نہ جا
خود ہی اٹھ بیٹھ کسی اذن و اجازت پہ نہ جا

صورت شمع ترے سامنے روشن ہیں جو پھول
ان کی کرنوں میں نہا، ذوق سماعت پہ نہ جا

دل سی چیک بک ہے ترے پاس تجھے کیا دھڑکا
جی کو بھا جائے کو پھر چیز کی قیمت پہ نہ جا

اتنا کم ظرف نہ بن، اس کے بھی سینے میں ہے دل
اس کا احساس بھی رکھ، اپنی ہی راحت پہ نہ جا

دیکھتا کیا ہے ٹھہر کر مری جانب ہر روز
روزن در ہوں مری دید کی حیرت پہ نہ جا

تیرے دل سوختہ بیٹھے ہیں سر بام ابھی
بال کھولے ہوئے تاروں بھری اس چھت پہ نہ جا

میری پوشاک تو پہچان نہیں ہے میری
دل میں بھی جھانک، مری ظاہری حالت پہ نہ جا

☆

تم سے پہلے بھی

تم سے پہلے بھی کسی اور نے چاہا تھا مجھے
یہی باتیں یہی انداز وفا تھے اس کے

اس کے بھی سامنے تھے رسموں روجواں کے عذاب
جتنے بھی خواب تھے سب آبلہ پا تھے اس کے

وہ بھی سرکش تھا بہت اپنے خیالوں کی طرح
حوصلے عشق میں مانند ہو تھے اس کے

تم پہ بھی اتری ہیں یہ وحشتیں تازہ تازہ
موم سے تم بھی بنائی ہوئی اک مورت ہو

سوچ لو وہ بھی اک عورت تھی تمہاری جیسی
مختلف تم بھی نہیں، تم بھی تو اک عورت ہو !

☆

تمہیں خیال ذات ہے شعور ذار ہی نہیں
خطا معاف یہ تمہارے بس کی بات ہی نہیں

غزل فضا بھی ڈھونڈتی ہے اپنے خاص رنگ کی
ہمارا مسئلہ فقط قلم دوات ہی نہیں

ہماری ساعتوں کے حصہ دار اور لوگ ہیں
ہمارے سامنے فقط ہماری ذات ہی نہیں

ورق ورق پہ ڈائری میں آنسوؤں کا نم بھی ہے
یہ صرف بارشوں سے بھیگے کاغذات ہی نہیں

کہانیوں کا روپ دے کے ہم جنہیں سنا سکیں
ہماری زندگی میں ایسے واقعات ہی نہیں

کسی کا نام آگیا تھا یونہی درمیان میں
اب اس کا ذکر کیا کریں جب ایسی بات ہی نہیں

☆

ہم مرگئے کہ پیاس میں پانی نہیں ملا
ہم کو ثبوت تشنہ دہانی نہیں ملا

اوجھل ہوئے وہ شہر تو پھر مل نہیں سکے
جیسے ہمارا عہد جوانی نہیں ملا

اتنے بڑے جہاں میں کمی تو نہ تھی کوئی
جاناں تو سینکڑوں تھے وہ جانی نہیں ملا

دریا کھنگال ڈالے ہیں اس کی تلاش میں
پلکوں سے ریگ دشت بھی چھانی نہیں ملا

صبر آ گاے تو سوکھی ندی بھی اُبل پڑی
جب پیاس تھی تو بوند بھی پانی نہیں ملا

☆

ہم کو کیا اپنے خریدار میسر آتے
کوئی سیف تھے کہ بازار میسر آتے

کیسا ہر جائی ہے مقبول بھی کس درجہ ہے
کاش ہم کو ترے اطوار میسر آتے

اس گلی میں ابھی تل دھرنے کی گنجائش ہے
اور عاشق تجھے دوچار میسر آتے

کوچہ گردی سے ہی فرصت نہیں دن رات ہمیں
گھر کے ہم ہوتے تو غمخوار میسر آتے

دربدر پھرتے رہے سوختہ ساماں تیرے
ہم مہاجر تھے کہ انصار میسر آتے؟

ایسا ہوتا کہ کسی حرف میں جاں پڑ جاتی
کاش پیرایہ اظہار میسر آتے

http://www.hallagulla.com/urdu/

اپنے سینے کا یہ ننھا سا دیا کام آیا
نہ یہ جلتا نہ یہ اشعار میسر آتے

☆

چھوٹے چھوٹے سے مفادات لیئے پھرتے ہیں
دربدر خود کو جودن رات لیئے پھرتے ہیں

اپنی مجروح اناؤں کو دلاسے دے کر
ہاتھ میں کاسہ خیرات لیئے پھرتے ہیں

شہر میں ہم نے سنا ہے کہ ترے شعلہ نوا
کچھ سلگتے ہوئے نغمات لیئے پھرتے ہیں

دنیا میں ترے غم کو سمونے والے
اپنے دل پر کئی صدمات لیئے پھرتے ہیں

مختلف اپنی کہانی ہے زمانے بھر سے
منفرد ہم غم حالات لیئے پھرتے ہیں

ایک ہم ہیں کہ غم دہر سے فرصت ہی نہیں
ایک وہ ہین کہ غم ذات لیئے پھرتے ہیں

☆

نہ گمان موت کا ہے 'نہ خیال زندگی کا
سو یہ حال ان دنوں ہے مرے دل کی بے کسی کا

میں شکستہ بام دور میں جسے جا کے ڈھونڈتا تھا
کوئی یاد تھی کسی کی ، کوئی نام تھا کسی کا

میں ہواؤں سے ہراساں، وہ گھٹن سے دل گرفتہ
میں چراغ تیرگی کا ، وہ گلاب روشنی کا

ابھی ریل کے سفر میں ہیں بہت نہال دونوں
کہیں روگ بن نہ جائے یہی ساتھ دو گھڑی کا

کوئی شہر آرہا ہے تو یہ خوف آرہا ہے
کوئی جانے کب اتر لے کہ بھروسہ کیا کسی کا

کوئی مختلف نہیں ہے یہ دھواں ، یہ رائیگانی
کہ جو حال شہر کا ہے وہی اپنی شاعری کا

☆

کوئی بھیڑ جیسی یہ بھیڑ ہے کسی دوسرے کا پتا نہیں
یہ تو برق وبار کا شہر ہے کوئی رہنے بسنے کی جا نہیں

مرے شہر میں تو ابھی تلک انہی یکوں تانگوں کا دور ہے
مرے ذہن میں جو مکان ہیں وہاں اتنی آہ و بکا نہیں

ترے ہم خیال کدھر گئے ؟ کہیں مر گئے کہ بکھر گئے
میں ضرور اس سے یہ پوچھتا کوئی کوچہ گرد ملا نہیں

http://www.hallagulla.com/urdu/

یہ احاطہ جس میں کھڑا ہے تو یہاں اور بھی تو درخت تھے
ترے سارے ساتھی تو کٹ چکے، تیرا سودا کیسے ہوا نہیں

یہ نہیں کہ حسن فضا نہ تھا میں خود اپنے بس میں رہا نہ تھا
تجھے کنج باغ میں کر کوئی پھول اچھا لگا نہیں

ذرا پہلے خود کو ٹٹولتے تو خلاف عقل نہ بولتے
وہ گلہ گذار ہیں مجھ سے کیوں، مجھے جن سے کوئی گلہ نہیں

☆

جب کتابوں سے مری بات نہیں ہوتی ہے
تب مری رات، مری رات نہیں ہوتی ہے

تم ہو ناراض کہ ملنے نہیں آتا تم سے
میری تو خود سے ملاقات نہیں ہوتی ہے

☆

یہ شعر کی دیوی ہے بہروپ تو دھارے گی
باہر سے اجاڑے گی اندر سے سنوارے گی

جب ٹوٹ گئے سمبندھ، پھر کونسے رشتے سے
میں کس کو صدادوں گا تو کس کو پکارے گی

بوچھاڑ یہ بارش کی گزرے ہوے لمحوں کو
کھڑکی سے دریچے سے، کمرے میں اتارے گی

کیا ہوش نہ آئے گا اس بحر تلاطم میں
جذبوں کی یہ طغیانی کیا جان سے مارے گی

لگتا ہے مجھے ساجد معصوم انا میری
جس روز بھی ہارے گی اپنوں ہی سے ہارے گی

☆

آخرِ شب کا انتظار

رات آئی ہے
دروازے پر آ بیٹھی
اک ماں
اپنے لال کی آس میں
جانے بیٹا کب گھر آئے
راتیں یونہی ڈھل جاتی ہیں
بوڑھی آنکھیں جل جاتی ہیں
بھید نہیں کھلتا ہے، آخر
بیٹے دیر سے کیوں آتے ہیں
مائیں جاگتی کیوں رہتی ہیں
ان کی آنکھیں کیوں بہتی ہیں؟

☆

گھر کی دہلیز سے بازار میں مت آجانا
تم کسی چشم خریدار میں مت آجانا

خاک اُڑانا انہی گلیوں میں بھلا لگتا ہے
چلتے پھرتے کسی دربار میں مت آجانا

www.HallaGulla.com Virtual Home for Real People

یونہی خوشبو کی طرح پھیلتے رہنا ہر سو
تم کسی دام طلبگار میں مت آجانا

دور ساحل پہ کھڑے رہ کے تماشا کرنا
کسی امید کے منجدھار میں مت آجانا

اچھے لگتے ہو کہ خود سر نہیں، خودادو ہو تم
ہاں سمٹ کے بت پندار میں مت آ جانا

چاند کہتا ہوں تو مطلب نہ غلط لینا تم
رات کو روزن دیوار میں مت آجانا

☆

نہ اب وہ گھر کے مکیں ہیں نہ بام ودرویسے
تو کیا کریں کسی امید پر سفر ویسے

تکلف، تصنع بناوٹی باتیں
سفر میں لطف ہے ویسا نہ ہم سفر ویسے

یہ جانتے نہیں آداب پرسش احوال
کہاں سے ڈھونڈ کے ہم لائیں چارہ گر ویسے

نہ ویسے کنج چمن ہیں نہ چاندنی راتیں
نہ وحشتوں کا وہ عالم نہ باغ و در ویسے

کسی سے ویسے مراسم نہیں رہے پھر بھی
چلوؑ وہ شہر تو دیکھ آئیں اک نظر ویسے

تجھے جدائی کا صدمہ سہی مگر اے دل!
کسی کے ساتھ رہا کون عمر بھر ویسے؟

☆

جلتے فانوس کی روشنی چھن گئی
جو ہنساتا تھا اس کی ہنسی چھن گئی

سب عناصر میں ردوبدل ہو گیا
تازہ خبروں سے بھی تازگی چھن گئی

کاروباری تعلق تو بہتر ہوا
اچھی خاصی مگر دوستی چھن گئی

شاعری چھن گئی، ہم کو تو مل گیا
ایک نعمت ملی، دوسری چھن گئی

نذرِ آتش کتاب تمنا ہوئی
بات آغاز تھی ان کہی چھن گئی

ذائقے سے بھی ہر ذائقہ کھو گیا
سنسنی سے بھی اب سنسنی چھن گئی

☆

آنگن میں ستاروں کو سجانے کے یہ دن تھے !
عباس مری ترے جانے کے یہ دن تھے؟

جانے کی تجھے کونسی عجلت تھی یہاں سے؟
گلشن میں نئے پھول کھلانے کے یہ دن تھے !

تجھ کو تو رہ شوق میں جانا تھا بہت دور
آغوش میں دھرتی کی سمانے کے یہ دن تھے ؟

یہ عمر ترے روٹھ کے جانے کی نہیں تھی
عباس ترے ناز اٹھانے کے یہ دن تھے

کیا ظلمت دواراں نے بھی تجھ کو نہیں روکا؟
اس شمع رفاقت کو بجھا نے کے یہ دن تھے؟

اے میرے جو انمرگ! تری قبر پہ آکر
گل پاشی کے اور شمعیں جلانے کے یہ دن تھے؟

☆

مجھے وہ کنج تنہائی سے آخر کب نکالے گا
اکیلے پن کا یہ احساس مجھ کو مار ڈالے گا

کس کو کیا پڑی ہے میری خاطر خود کو زحمت دے
پریشان ہیں کبھی کیسے کوئی مجھ کو سنبھالے گا

http://www.hallagulla.com/urdu/

ابھی تاریخ نامی ایک جادو گر کو آنا ہے
جو زندہ شہر اور اجسام کو پتھر میں ڈھالے گا

بس اگلے موڑ پر منزل تری آنے ہی والی ہے
مرے اے ہم سفر! تو کتنا میرا دکھ بٹالے گا

شریک رنج کیا کرنا اسے تکلیف کیا دینی
کہ جتنی دیر بیٹھے گا وہی باتیں نکالے گا

رہا کردے قفس کی قید سے گھائل پرندے کو
کسی کے دور کو اس دل میں کتنے سال پالے گا

☆

تری طرح کوئی بھی غمگسار ہو نہیں سکا
بچھڑ کے تجھ سے پھر کس سے پیار ہو نہیں سکا

جو خون دل کے رنگ میں ڈٹپک پڑے تھے آنکھ سے
ان آنسوؤں کا مجھ سے کاروبار ہو نہیں سکا

وہی تھا وہ وہی تھا میں، شکست دل کے بعد بھی
وہ مجھ سے اور میں اس سے شرمسار ہو نہیں سکا

سپاٹ خال وخد لیئے کھڑا تھا اس کے سامنے
دکھاوے کے لیئے بھی سوگوار ہو نہیں سکا

پلیٹ فارم پر تھا جس کا جسم روح ریل میں
اک ایسا شخص ریل میں سوار ہو نہیں سکا

جہاں گیا، مرے ہی اپنے لوگ منتظر ملے
میں بے دیار ہو کے بے دیار ہو نہیں سکا

☆

ترسیدہ

اگر بے فیض ہے خود اپنے حق میں
تو پھر بادل برستا کس لیئے ہے

کھلونے بیچنے والے کا بیٹا
کھلونوں کو ترستا کس لیئے ہے

☆

نکل کر قصر سے تیرے ٹھکانہ ڈھونڈ ہی لیتا
میں کوئی ٹوٹا پھوٹا آشیانہ ڈھونڈ ہی لیتا

خدا کی سر زمیں پر کچھ نہ کچھ تو مل ہی جانا تھا
کوئی بھوکا پرندہ آب و دانہ ڈھونڈ ہی لیتا

اگر تم صاف کہہ دیتے کہ اس گھر سے نکل جاؤ
تو میں اپنے لیئے کوئی ٹھکانہ ڈھونڈ ہی لیتا

بھرم رہتا تمہاری اور میری نیک نامی کا
جد کے لیئے میں کوئی شانہ ڈھونڈ ہی لیتا

سفر تو کاٹنا ہی تھا کسی صورت مجھے آخر
کوئی چہرہ کوئی منظر سہانہ ڈھونڈ ہی لیتا

بھرے بازار میں تحلیل جیسے ہو گیا کوئی
وگرنہ آج اک رشتہ پرانہ ڈھونڈ ہی لیتا

☆

نہیں

ہزار باغ ہیں اور دس ہزار مالی ہیں
کسی کو پھول کھلانا ابھی نہیں آیا

ہم اپنے بیج میں زیر زمیں ہیں پوشیدہ
نہیں ہمارا زمانہ ابھی نہیں آیا!

☆

کبھی کسی شجر کی اوٹ میں، کبھی کھنڈر میں ہے
ہمارے ساتھ ساتھ چاند آج پھر سفر میں ہے

یہ سبز تیرگی کی بڑھتی، پھیلتی فصیل سی
کسی اکیلے مور کی پکار کے بھنور میں ہے

یہ چاند نے جو اوڑھ لیں ردائیں برگ سبز کی
ہوا کے دوش پر کوئی کہانی مشت پر میں ہے

کسی درخت پر اکیلے آشیاں کو دیکھ کر
اُداسی یاد آگئی جو اپنے سونے گھر میں ہے

نڈھال، محو خواب سنگ وخشت میں پنہ گزیں
کئی رتوں کا قافلہ شکستہ بام و در میں ہے

کہاں کی منزل وفا کہاں کی راحت فضا
ترا مسافر طلب ابھی تو رہگذر میں ہے

☆

بھری محفل میں تنہائی کا عالم ڈھونڈ لیتا ہوں
جہاں جاتا ہوں اپنے دل کا موسم ڈھونڈ لیتا ہوں

اکیلا خود کو جب محسوس کرتا ہوں کسی لمحے
کسی امید کا چہرہ کوئی غم ڈھونڈ لیتا ہوں

بہت ہنسی نظر آتی ہیں جو آنکھیں سر محفل
میں ان آنکھوں کے پیچھے چشم پرنم ڈھونڈ لیتا ہوں

گلے لگ کر کسی کے چاہتا ہوں جب کبھی رونا
شکستہ اپنے جیسا کوئی ہمدم ڈھونڈ لیتا ہوں

کیلنڈر سے نہیں مشروط میرے رات دن ساجد
میں جیسا چاہتا ہوں ویسا موسم ڈھونڈ لیتا ہوں

☆

اکیلی رات

کتنی سخت سردی ہے
کیسی ڈھند ہے ہر سو

ایسی بیکرانی میں
برف کی کہانی میں
آگ ہے نہ شعلہ ہے
اور دل اکیلا ہے!

☆

یہ موسم کا غذی پھولوں سے ٹالا جا رہا ہے
ہمیں گملوں سے اخر کب نکالا جا رہا ہے

ہوا کے بات میں ہیں کنجیاں سخت رسا کی
بہت اس شہر میں سکہ اچھالا جا رہا ہے

مباد بیج سے اکھوے نہ پھوٹ آئیں ہمارے
زمینیں کھود کر ہم کو نکالا جا رہا ہے

جلیں گے کیا خبر ہم قبر پر یا انجمن میں
ابھی تو موم کو سانچوں میں ڈھالا جا رہا ہے

ہوا ارشاد آلودہ ہیں باہر کی فضائیں
ہمیں پر کاٹ کے کابک میں ڈالا جا رہا ہے

شب صحرا! ترے ماتھے پہ اک بند یا سجانے
کف پا سے ستارہ بن کے چھالا جا رہا ہے

مرے قدموں کو اے ماں اے مری مٹی جکڑلے
بڑی مشکل سے اب پرچم سنبھالا جا رہا ہے

☆

اگر

نام ومقام و رُتبہ و منصب پہ ناز کیا؟
حالات تم سے گر یہ انعامات چھین لیں

پٹرول کے بھی دام نہیں ہوں گے جیب میں
تم سے اگر یہ ساری مراعات چھین لیں

☆

ابھی آگ پوری جلی نہیں، ابھی شعلے اونچے اٹھے نہیں
سو کہاں کا ہوں میں غزل سرا مرے خال و خد بھی بنے نہیں

ابھی سینہ زور نہیں ہوا، مرے دل کے غم کا معاملہ
کوئی گہرا درد نہیں ملا ابھی ایسے چرکے لگے نہیں

اس سیل نور کی نسبتوں سے مرے دریچہ دل میں آ
مرے طاق چوں میں ہے درشنی ابھی یہ چراغ بجھے نہیں

نہ مرے خیال کی انجمن نہ مرے مزاج کی شاعری
سو قیام کرتا میں کس جگہ مرے لوگ مجھ کو ملے نہیں

مری شہرتوں کے جو داغ ہیں مری محنتوں کے یہ باغ ہیں
یہ متاع و مال شک تگا ں ہیں، زکواۃ میں تو ملے نہیں

ابھی بیچ میں ہے یہ ماجرا، سو رہے گا جاری یہ سلسلہ
کہ بساط حرف و خیال پر ابھی پورے مہرے سجے نہیں

☆

جسے آنسوؤں سے مٹائیں ہم جسے دوسروں سے چھپائیں ہم
سو یہ خیریت رہی عمر بھر کوئی حرف ایسا لکھا نہیں

ہمیں اعتبار نہیں ملا کوئی لمحہ اپنے لیئے کبھی
لکھے دوسروں کے عذاب جاں، مگر اپنا نوحہ لکھا نہیں

☆

www.HallaGulla.com Virtual Home for Real People